

حضور تاجالشّریعہ کا سفر استنبول

از: مولانا محمد عاشق حسین کشمیری، استاذ جامعہ الرضا بریلی شریف

رمضان شریف کا مہینہ تھا، ہم سرکار دو عالم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضری کا شرف حاصل کرنے کے لئے مدینہ منورہ آئے تھے، مدینہ منورہ میں قیام پذیر عرفان ایدی صاحب نے ایک دن بتایا کہ ترکی کے ایک بہت بڑے سنی عالم شیخ محمود جباری حضور تاج الشریعہ سے ملاقات کے لئے حاضر ہو رہے ہیں، تھوڑے انتظار کے بعد وہ حاضر ہوئے، حضور تاج الشریعہ تراویح کی نماز ادا فرمائے تھے، اس لئے ہم نے انہیں ڈرانک روم میں بٹھایا اور ان سے بات چیت کرنے لگے، انہوں نے دیوبندیوں کے بارے میں پوچھنا شروع کیا، ہم نے ان سے دیوبندیوں کے عقائد و مسائل اور کچھ حیاء سوز حکایتیں بیان کیں، سننے کے بعد انہوں نے کہا کہ یہ لوگ ترکی آتے ہیں اور اپنے آپ کو بہت بڑا نقشبندی صوفی (نقشبندی اس لئے کہ وہاں مشریق نقشبندیوں کی کثیر تعداد ہے) ظاہر کر کے عوام تو عوام علمائے کرام تک کو دھوکے میں رکھتے ہیں، میں ان شاء اللہ تعالیٰ جاتے ہی ترکی کے علماء اور عوام کے سامنے ان کی حقیقت کو بے نقاب کروں گا اور ان کا اصلی چہرہ پیش کروں گا، ہم با تیس ہی کر رہے تھے کہ حضور تاج الشریعہ نماز سے فارغ ہو کر تشریف لائے، شیخ نے ان سے مختصر ملاقات کی اور اجازت لے کر روانہ ہوئے۔

ویسے تو کئی سال سے ہمارا ترکی جانے کا پروگرام بن رہا تھا، مگر اب تک اس پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کی نوبت نہیں آئی تھی، شیخ جباری کی ملاقات نے وہاں جانے کے پروگرام کو مولکد کر دیا تھا۔ اسی لئے مدینہ شریف سے واپسی کے تقریباً ڈی بی ڈی ہدو ماہ بعد جب یورپ جانے کا اتفاق ہوا تو اسی میں ترکی کا سفر بھی پیش آیا، یوں تو ترکی میں بہت ساری جگہیں دیکھنے کے قابل ہیں مگر ہمارے پاس چونکہ دن کم تھے، پھر یورپ کے لمبے سفر سے ہماری اور خصوصاً حضور تاج الشریعہ مظلہ العالی کی طبیعت مبارکہ بھی تھکاوت سے چورتھی، اس لئے ہم نے صرف استنبول جو اسلامی تاریخ میں بھی زبردست اہمیت کا حامل ہے جانے پر اکتفا کیا۔

سفر نامہ لکھنے سے پہلے میں چاہتا ہوں کہ دو چار جملوں میں اس شہر کا تعارف کراؤں جو فائدے سے خالی نہ ہوگا۔
استنبول سمندر کے دو کناروں پر واقع ترکی کا مشہور و معروف اور کثیر آبادی والا شہر ہے اس شہر کا اکثر حصہ برا عظم یورپ میں اور کچھ حصہ برا عظم ایشیا میں ہے، دونوں حصوں کے بیچ میں بحر اسود ہے جس کے اوپر کم و بیش سات سو میٹر لمبا پل ہے جو دونوں حصوں کو ملا دیتا ہے۔ حکومت ترکی نے شہر کے گلی کو چوں اور سڑکوں کو نہایت خوبصورتی سے سجا یا ہے۔ جگہ جگہ ہرے بھرے پودے لگائے ہیں جن کی وجہ سے چلنے والے تازہ اور خوشبودار ہوا سے لطف اندوز ہوتے رہتے ہیں، سمندر کے کناروں پر میلوں تک خوبصورت اور لکش باغات پھیلے ہوئے ہیں جو دنیا کے کوئے کوئے سے آنے والے سیاحوں کو دعوت نظرہ دے رہے ہیں۔

یوں تو اس شہر میں بہت سارے تاریخی مقامات ہیں مگر ہمارے لیے ان میں سب سے زیادہ اہمیت کے حامل توب کا پی مسیو زیم، (جس میں سرکار دو عالم ﷺ اور دیگر انبیائے کرام و اہل بیت عظام کے آثار مبارکہ ہیں) صحابہ کرام و تابعین عظام کے مزار مقدسے اور کچھ تاریخی مسجدیں تھیں جو کاریگری کا بہترین نمونہ تھیں۔

استنبول کے لوگ فطرة خوش مزاج، عقیدہ پختہ سنی، مذہب حنفی اور مشریقی زیادہ ترقشبندی ہیں، رسول اکرم ﷺ، آپ کے صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور اولیائے کاملین سے جنون کی حد تک محبت کرنے والے لوگ ہیں، مگر ہن سہن اور لباس میں یورپی تہذیب کافی حد

تک اثر انداز ہو چکی ہے۔ جسے دیکھ کر واقعی دل کو ٹھیس پہنچتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کے طفیل انہیں اس دل سے نکالے۔ آمین
آدم برس مرطلب سات ستمبر ۲۰۱۲ء کی شام کو ہم حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری مدظلہ العالی اور
شہزادہ تاج الشریعہ حضرت مولانا مفتی محمد عسجد رضا قادری مدظلہ العالی کے ہمراہ استنبول ترکی کے صبیحہ ہوائی اڈے پر اترے، ہمارے
میزبان عبدالرشید بھائی اور ان کے صاحبزادے عبد القادر بھائی ہمیں لینے کے لئے ایئر پورٹ آئے تھے۔ ہم نے عصر و مغرب ایئر پورٹ
کی مسجد میں ادا کی اور اپنا سامان لے کر گاڑی میں بیٹھ گئے، ایک گھنٹہ کی مسافت طے کرنے کے بعد ہم قیام گاہ پر پہنچے، ہم چونکہ لمبا سفر
کر کے آئے تھے اس لیے نماز اور کھانے وغیرہ سے فارغ ہو کر لیت گئے۔

صحیح اٹھ کر ضروریات سے فارغ ہوئے تو احباب نے صحابی رسول حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار اوتھس پر
جانے کا پروگرام بنایا تھا، اس لیے ہم وہاں جانے کے لیے روانہ ہوئے، ٹریفک جام اور کثرت سے ریڈ لائٹ ہونے کی وجہ سے پہنچنے
میں اچھا خاصا وقت لگا، جب مزار اقدس پہنچنے تو لوگوں کا بھوم دیکھ کر اپنے ہاں کے مزار شریف یاد آئے، چاروں طرف لوگ ہی لوگ
دیکھائی دے رہے تھے، حضور تاج الشریعہ کا نورانی چہرہ دیکھ کر سارے لوگ ہماری طرف متوجہ ہوئے، انہوں نے یہ پوچھنے کی ضرورت
ہی محسوس نہیں کی کہ یہ شیخ کون ہیں بلکہ وہ آگے بڑھ کر اور اجازت لے کر حضور کی دست بوسی کرتے اور دعائیں کرواتے، پچھے کیا یا جو ان
کیا! سبھی کھنچے چلے آرہے تھے، دکان دار اپنی اپنی دکان چھوڑ کر آتے اور دست بوسی کا شرف حاصل کرتے، ہم بھی طریقہ تر ہوئے آگے
بڑھے اور مزار شریف کے قریب پہنچے، ہم نے اندر جانا چاہا تو پتہ چلا کہ مزار شریف کی تعمیر چل رہی ہے اس لیے دروازے فی الحال بند
کر دیے گئے ہیں، ہم نے باہر ہی سے سلام عرض کر کے فاتحہ پڑھی اور لوگوں سے بچتے بچاتے نکل گئے۔

وہاں سے ہم لوگ حضرت کعب انصاری وغیرہ کے مزار شریف پر گئے، وہ ایک باغ میں تھا، طرح طرح کے پھولوں اور پھسلدار
درختیوں سے وہاں کی فضام عطر تھی، نسبتاً اس مزار شریف میں بھی طبھاڑ نہیں تھی، سکون ہی سکون تھا، ہم پہنچنے تو مزار شریف کا خادم دیکھتے ہی
کھڑا ہو گیا موقع ملا تو ہم نے نہایت اطمینان سے حاضری دی، اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم السلام جمعیت کے فیوض و برکات سے مالا مال
ہوتے ہوئے قیام گاہ کی طرف روانہ ہوئے۔

دوسرے دن ہم ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہوئے تو بتایا گیا کہ آج شیخ محمود جباری (جن سے ملاقات کا ذکر پہلے آچکا ہے) نے یہاں کے
مشہور علمائے کرام کے ساتھ میٹنگ رکھی ہے، اس لیے ہم وہاں جانے کی تیاری میں مشغول ہوئے۔

ظہر کی نماز پڑھ کر ہم میٹنگ میں شرکت کے لیے روانہ ہوئے، شیخ جباری نے ایک گاڑی بھیجی تھی جو آگے آگے ہمیں گاٹیڈ کر رہی
تھی، جب ہم اس جگہ کے قریب پہنچے جہاں میٹنگ رکھی گئی تھی تو دیکھا کہ شیخ جباری اپنے احباب کے ساتھ استقبال کے لیے حاضر تھے
انہوں نے گرم جوشی سے ہمارا استقبال کیا اور اندر لے گئے۔

اندر ایک بہت بڑا ہاں تھا، جس میں بیک وقت سوڈیٹھ سو لوگ آسکتے تھے، ہم آگے بڑھے، حضور تاج الشریعہ مسند صدارت پر جلوہ
افروز ہوئے اور حضور کے دائیں طرف شہزادہ گرامی حضور عسجد میاں قبلہ بیٹھ گئے، تھوڑی ہی دیر میں مدعو تمام علمائے کرام اکٹھے ہو گئے اور
محفل کا آغاز ہوا۔

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے پاک کلام کی تلاوت کی گئی، پھر شیخ جباری نے ترکی زبان میں اعلیٰ حضرت عظیم البر کت محب ددین
ولدت امام احمد رضا قادری قدس سرہ کا اور حضور تاج الشریعہ مدظلہ العالی کا مفسر تعارف کرایا، جس سے حاضرین محفل بہت محظوظ ہوئے اور
ان کے دلوں میں اعلیٰ حضرت اور تاج الشریعہ کی عظمت بیٹھ گئی، تعارف کے بعد علمائے کرام نے حضور سے کچھ سوالات پوچھے حضور نے

نہایت ہی مختصر اور جامع انداز میں قرآن و حدیث کی روشنی میں مدلل جوابات ارشاد فرمائے، سوالات و جوابات کی تفصیل دوسری قسط میں ان شاء اللہ بیان کی جائے گی۔

- ۱۔ مسلمانوں کے اتحاد کے لئے کیا کیا اقدامات کرنے چاہئے؟
- ۲۔ مسلمانوں کو آپس میں کیسے رہنا چاہئے۔
- ۳۔ زکاۃ کی مقدار گرام کے حساب سے کتنی ہوگی؟
- ۴۔ مسافت سفر جس میں نماز قصر کرنی پڑتی ہے کتنے کلومیٹر ہے؟

پہلے سوال کے جواب میں حضرت نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: لِن يصلح آخر هذه الأمة إلا بما صلح به أولها پڑھتے ہوئے اس کی تشریح فرمائی۔

دوسرے سوال کے جواب میں حضرت نے آیت کریمہ محدث رسول اللہ والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم تلاوت کرتے ہوئے اس کی مختصر تفسیر بیان فرمائی۔

تیسرا سوال کے جواب میں حضرت نے وہی مقدار بتائی جو ہمارے یہاں راجح ہے یعنی ایک تولہ دس گرام کے برابر اور ساڑھے سات تولہ ۷۵ گرام کے برابر ہوں گے۔

اور چوتھے سوال کے جواب میں حضرت نے فرمایا: کہ مسافت سفر جس میں نماز قصر کرنی پڑتی ہے ۹۲ کلومیٹر ہے۔ حضرت کے ان مختصر مکمل جامع جوابات سے وہ لوگ بہت ہی خوش ہوئے۔ محفل تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہی اور پھر صلاۃ وسلم اور حضرت کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی، اس محفل میں استنبول کے اکابر علماء حاضر ہوئے، محفل کے اختتام پر تقریباً سبھی اجازت حدیث، تفسیر، فقہ وغیرہ طلب کی، حضرت نے ان سب کو اجازت اور اجازت کے ساتھ سند بھی عطا فرمائی۔

شیخ جباری اور ان کے احباب نے کھانے کا بھی انتظام کیا تھا، اس لئے محفل کے بعد کھانے کا دور چلا، کھانے میں دال، چاول، گوشت، سلاڈ، لسی اور ترکی روٹی تھی، گوشت دیکھ کر ہم لوگوں کو تذبذب ہوا تو شیخ جباری فوراً بول پڑے کہ آپ لوگ بے روک ٹوک کھائیے یہ اپنے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا گوشت ہے، یہ سن کر ہم سب کھانے میں مشغول ہوئے، کھانا بہت لزیز بنا ہوا تھا، کھانے سے فارغ ہونے کے بعد ہم سلسلہ عالیہ قادریہ کے ایک بزرگ شیخ نیس القادری کی دعوت پر ان کے گھر گئے، مغرب کا وقت ہو چکا تھا اس لئے ہم نے ان کے گھر پہنچتے ہی سب سے پہلے مغرب کی نماز ادا کی، پھر انہوں نے اپنے دستور کے مطابق کچھ بھوریں کھلا کر قہوہ پلایا اور اپنے گھر پر رکھے ہوئے تبرکات کی زیارت کرائی، تبرکات میں یہ چیزیں تھیں: سرکار دو عالم ﷺ کا موئے مبارک، بُن مبارک، خاک شفا، قبر انور کی چادر مبارک کا ٹکڑا، غوث پاک کے مزار شریف کی چادر مبارک کا ٹکڑا، کربلا کی مٹی اور سرکار کی ناقہ کے پائے مبارک کا نقش وغیرہ

تبرکات کی زیارت سے فارغ ہونے کے بعد ہم نے اجازت لی اور قیام گاہ کی طرف روانہ ہو گئے۔

تیسرا دن کئی پروگرام تھے، ایک تووب کا پی میوزیکم میں سرکار دو عالم ﷺ کے تبرکات کی زیارت سے مشرف ہونا تھا، دوسرے ترکی کے سب سے بڑے شیخ محمود آنندی سے ملاقات کرنی تھی چونکہ وہ اپنی عمر درازی اور کمزوری کے سبب کہیں آنے جانے سے معذور ہو چکے ہیں اس لئے ان سے ملاقات کے لئے ان کے گھر جانا پڑتا ہے جو استبول شہر سے کافی دور ہے۔

صحیح گیارہ بجے ہم ناشستہ وغیرہ سے فارغ ہو کر تووب کا پی میوزیکم کے لئے روانہ ہوئے، وہاں پہنچ کر ہم نے سب سے پہلے وہاں کی

مشہور معروف بلیو مسجد (Blue Mosque) میں ظہر کی نماز ادا کی، پھر توپ کا پی میوزیم جو مسجد کے پاس ہی تھا میں اندر جانے کیلئے مکٹ لئے اور لائن میں کھڑے ہو گئے، حضور تاج الشریعہ چونکہ ویل چیر (wheel chair) پر تھے، اس لئے ان کو لائن میں انتظار نہیں کرنا پڑا بلکہ ان کے شہزادے حضور عسجد میاں ان کو لے کر اندر چلے گئے، تھوڑی دیر کے بعد ہماری بھی باری آئی اور ہم بھی درود و سلام کا اور دکرتے ہوئے اندر چلے گئے، اندر جا کر ہم نے کافی تبرکات کی زیارت کی، جن میں سے کچھ یہ تھے: حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا، سرکار دو عالم ﷺ کے سر مبارک اور داڑھی مبارک کے بال شریف، حضرت علی، حضرت خالد بن ولید، حضرت عمّار بن یاسر وغیرہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تلواریں، حضرت امام حسین کا جبہ مبارک، حضرت فاطمہ کا جبہ مبارک اور صندوق، خانہ کعبہ شریف کا میزاب رحمت اور چابی مبارک اور مسجد حرام اور مسجد بنوی کے کچھ پر ان نقشے۔

وہاں ملک اور بیرون ملک سے آئے ہوئے سیاحوں کی کافی بھیڑ تھی، مقامی لوگوں نے بتایا کہ ان تبرکات کی زیارت کرنے کے بعد بہت سارے غیر مسلم ایمان کی دولت سے مالا مال ہو جاتے ہیں۔ یہ بھی سرکار کا زندہ مجذہ ہے جو تبرکات کی شکل میں ہمارے سامنے ہے جسے دیکھ کر آج بھی غیر مسلموں کو ایمان کی دولت نصیب ہوتی ہے۔ سبحان اللہ

تبرکات کی زیارت سے مشرف ہونے کے بعد ہم شیخ محمود آفندی کے گھر کی طرف روانہ ہوئے جیسا کہ میں نے اوپر ذکر کیا کہ ان کا گھر وہاں سے کافی دور تھا، ہم یورپ والے حصے میں تھے اور ان کا گھر ایشیا والے حصے میں تھا، یقین میں ایک لمبا پل دونوں حصوں کو ملا رہا تھا، راستے میں کئی جگہ ٹریفک جام تھا، بہت دیر کے بعد ہم ان کے گھر پہنچے، یہاں بھی ان کی طرف سے ایک گاڑی آئی تھی جو ہمیں گائیڈ کر رہی تھی، ان کے گھر پر بھی شیخ جبائی اور بہت سارے احباب اور تلامذہ استقبال کے لئے حاضر تھے۔ ان لوگوں نے ہمارا شاندار استقبال کیا۔ اور ہمیں اندر لے گئے۔

اندر پہنچ کر ہم نے عصر کی نماز ادا کی، اس کے بعد شیخ محمود آفندی سے ملاقات کے لئے ان کے کمرے میں چلے گئے، ہم دس پندرہ لوگ تھے، لیکن صرف پانچ آدمیوں کو ان کے کمرے میں جانے کی اجازت ملی، باقی سب لوگوں نے کھڑکی سے جس میں ایک بہت بڑا شیشه نصب کیا گیا تھا زیارت کی، ہم جب شیخ کے کمرے میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ وہ کرسی پر بیٹھے انتہائی سکون کے ساتھ دنیا و ما فیجا سے بے خبر تسبیح ہاتھ میں لئے اللہ کے ذکر میں مشغول تھے، چہرے سے نور کی کرنیں پھوٹ رہی تھیں، زیادہ عمر ہونے کے وجہ سے کمزوری اتنی بڑھ گئی تھی کہ چلنے پھر نے اور ہاتھ پیر چلانے سے بھی معدود ری ہو گئی تھی، قوت گویا تھی، قوت بینا تھی اور قوت ساعت یہ ساری قوتیں مضمحل ہو چکی تھیں، ان کے ساتھ میں ایک ترجمان تھا جو اونچی آواز میں سامنے والے کی بات کو دہراتا تھا، شیخ محمود آفندی اور حضور تاج الشریعہ نے ایک دوسرے سے مصافحہ کیا اور آمنے سامنے بیٹھ گئے، شیخ جبائی نے کچھ شیخ کو حضور تاج الشریعہ کے بارے میں بتایا اور کچھ ہمیں شیخ کے بارے میں بتایا، پھر دونوں بزرگوں نے ایک دوسرے کو دعا نئی دی اور ہم اجازت لے کر کمرے سے باہر آگئے، یہاں بھی کھانے کا انتظام تھا، اس لئے ہم نے ہال میں بیٹھ کر کھانا کھایا، کھانے سے فارغ ہونے کے فوراً بعد مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا، ہم نے نماز پڑھی اور وہاں سے روانہ ہوئے۔

اس دوران شیخ جبائی اور ان کے احباب سے کچھ مفید علمی گفتگو ہوئی جس کا ذکر کرنا فائدے سے خالی نہیں ہو گا۔

شیخ جبائی نے سب سے پہلے قبر کو سجدہ کرنے کے بارے میں پوچھا کہ یہ شرعاً کیسا ہے؟ ہم نے کہا کہ قبر کو سجدہ کرنا اور اسی طرح ہر سجدہ تجیت (تعظیمی) حرام ہے، اور اس کی حرمت پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری حنفی و ترس سرہ نے ایک مستقل رسالہ "الزبدۃ الزکیۃ فی تحریم سجود التحیۃ" تصنیف فرمایا ہے۔ جس میں انہوں نے بے شمار دلائل سے اس کی حرمت ثابت

فرمائی ہے۔

پھر شیخ جبائی نے ابن تیمیہ کے بارے میں ہمارا موقف پوچھا تو ہم نے علامہ ابن حجر شیخی کی کتبی تصنیف "الجوہر المنظم" وغیرہ کے حوالے سے کہا کہ اس میں ابن تیمیہ کے بارے میں فرمایا: عبد أصله اللہ وأغواه وألبسه رداء الخزى وأردأه وبؤأه من قوّة الافترا والكذب ما أعقبه الهوان وأوجب له الحرجان۔ ص ۲۸۔ اور ہمارا موقف یہی ہے کہ وہ کافر نہیں گمراہ گراہ گر ہے۔
حضورتاج الشریعہ مدظلہ العالی نے بھی ہماری باتوں کی تائید فرمائی۔

شیخ جبائی کے ساتھ ایک اور بزرگ شیخ شفیق صاحب تھے، ان سے میں نے پوچھا کہ یہاں فقہ میں کوئی کتاب زیادہ راجح ہے تو انھوں نے: ملتقی الابحر؛ جو فقہ حنفی کی مشہور متداوی کتاب ہے کا نام لیا۔

پھر میں نے فقہ مقارن کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ شیخ محمود اور ان کے ہم مزاج لوگ اس کو پسند نہیں کرتے ہیں کیونکہ جو اس کو پڑھنے لگتا ہے وہ اپنے آپ کو مجتہد سے کم نہیں سمجھتا ہے۔

وقت کافی ہو چکا تھا اس لئے ہم نے جانے کی اجازت مانگی اور کھڑے ہو گئے۔

چلتے چلتے شیخ جبائی نے حضرت سے کہا کہ آپ ایک شخص کے لئے بدعا کریں جو وقتاً فوقتاً سرکار دو عالم ﷺ کی گستاخی کرتا رہتا ہے، ہم نے پوچھا کس قسم کی گستاخی؟ انہوں نے کہا کہ کہتا ہے سرکار ہماری طرح بشریں (معاذ اللہ)، ہماری طرح کھاتے پیتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

حضرت نے دعا فرمائی کہ اگر اسکی قسمت میں ہدایت ہے تو اسکو ہدایت مل جائے ورنہ ہلاک ہو جائے اور مسلمان اسکے شرے محفوظ رہیں، اس کے بعد ہم گاڑی میں بیٹھے اور قیام گاہ کی طرف روانہ ہوئے۔

ہم رات کو دیر سے قیام گاہ پہنچے، صحیح اٹھے تو فلاںٹ کا وقت ہو چکا تھا، اس لئے ہم جلدی جلدی ضروریات سے فرار غہو کر اتھر پورٹ روانہ ہوئے۔

اس سفر میں ہمارے ساتھ قاری دشاد احمد بن ارس، حاجی یوس قریشی ممبئی، شیراز بھائی ملاوی، عرفان ایدی مدینہ منورہ، آصف نوری مدینہ منورہ، جنید لیسین ڈربن، رضوان ڈربن وغیرہ تھے۔

مولیٰ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضورتاج الشریعہ کا سایہ ہمارے سروں پر قائم و دائم اور ان کے فیوض و برکات سے ہم سنیوں کو مالا مال فرمائے، نیز حضور عسجد میاں کو بھی مولیٰ تعالیٰ سلامت رکھے اور انہیں حضورتاج الشریعہ کا سچا جانشین بنائے آمین بجہاہ النبی الکریم علیہ وعلی الہ افضل الصلاۃ وَاکرم التسلیم۔

